رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

THE ALHAKAM
Qadian

الحکم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

بیا در بزم مستان تا ببینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

ہفتہ وار

قیمت سالانہ فی ولایات ریاست و امراء صہ ۶ روپیہ عہ ممالک غیر عوام ۸ عہ

مدینۃ المسیح قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کیساتھ شائع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی ۔ دو اعینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

بخدام کہ وقت تو بزیارت سید ما و امام صلعم قادیان مبارک رسید و با ما ملحقان بزیارت آقای و امام صلعم

جلد ۲۶ | مورخہ ۷ اگست سنہ ۱۹۲۲ء | نمبر ۲۹

نظم

یاد قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا تازہ کلام

(بمبئی سے موصول ہوا)

اس نظم میں کئی جگہ قادیان سے مراد خود قادیان یا قادیان کے احمدی نہیں ہیں۔ بلکہ زیادہ تر قادیان سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں یعنی احمدی ہیں خواہ کہیں کے رہنے والے ہوں۔ قصبۂ قادیان صرف اسجگہ مراد لینا چاہیئے۔ جہاں عبارت سے ظاہر ہو کہ قصبہ مراد ہے۔ خاکسار۔ مرزا محمود احمد

ہے رضائے ذات باری اب ضائے قادیان
وہ ہے خوش اموال پر یہ طالب دیدار یار

مدعائے حق تعالیٰ مدعائے قادیان
بادشاہوں سے بھی افضل ہے گدائے قادیان

گر نہیں عرش معلےٰ سے یہ ٹکراتی تو پھر
سب جہان میں گونجتی ہے کیوں صدائے قادیان

دعوئے طاعت بھی ہوگا ادعائے پیار بھی
تم نہ دیکھو گے کہیں لیکن وفائے قادیان

میرے پیارے دوستو! تم دم نہ لینا جب تلک
ساری دنیا میں نہ لہرائے لوائے قادیان

بنکے سورج ہے چمکتا آسمان پر روز و شب
کیا عجب معجز نما ہے رہنمائے قادیان

غیر کا افسوں اسپر چل نہیں سکتا کبھی ...
لے اڑی ہو جس کا دل زلف دوتائے قادیان

اے تو اب جستجو اسکی ہے امید محال
لے چکا ہے دل مرا تو دل ربائے قادیان

یا تو ہم پہرتے تھے ان میں یا ہوا یہ انقلاب
پہرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہائے قادیان

خیال رہتا ہے ہمیشہ اس مقام پاک کا
سوتے سوتے بھی یہ کہہ اٹھتا ہوں ہائے قادیان

آہ! کیسی خوش گھڑی ہوگی کہ بانیل مرام
باندھینگے رخت سفر کو ہم برائے قادیان

پہلی اینٹوں پر ہی رکھتی ہیں نئی اینٹیں جگہ
ہے یہی چرخ چہارم پر بنائے قادیان

صبر کر اے ناقۂ راہ ہدیٰ ہمت نہ ہار
دور کر دیگی اندھیروں کو ضیائے قادیان

ایشیا یورپ و امریکہ و افریقہ سب
دیکھ ڈالے اپر کہاں وہ رنگہائے قادیان

مطبوعہ فاروقی پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی صاحب تراب نے چھاپ کر شائع کیا

منہ سے جو کچھ چاہے بجائے کوئی پر حق یہ ہے
ہے بہار اللہ فقط حسن و بہائے قادیان
گلشنِ احمدؑ کے پھولوں کی اڑا لائی جو بُو
زخم تازہ کر گئی باد صبائے قادیان
جب کبھی تم کو ملے موقع دعائے خاص کا
یاد کر لینا ہمیں اہل وفائے قادیان

بیچیا باش ہر چہ خواہی کن

مولوی ثناء اللہ نے اپنے پرچہ اہلحدیث مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۲۴ء میں زیر عنوان "خلیفہ قادیان یورپ کو" باپ کی تکذیب کرنے کو گئے" لکھا ہے

"آجکل قادیانی اخباروں میں دھوم ہے کہ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی انگلستان کو گئے ہیں۔ تاکہ وہاں کے حالات کا مطالعہ کریں۔ کہ ان لوگوں میں اسلام کس طرح پھیلایا جا رہا ہے حالانکہ مرزا صاحب آنجہانی کتاب چشمہ معرفت وغیرہ میں بالتفصیل لکھ چکے ہیں کہ مسیح موعود کے زمانہ میں تمام دنیا میں اسلام پھیل جائیگا یہانتک کہ کوئی دوسری قوم بجز اسلامی قوم کے نہیں ہوگی بلکہ محض وحدت قومی اسلامی پیدا ہو جائیگی۔ جس کا نتیجہ یہ ہونا چاہیئے تھا۔ کہ آج دنیا کے چاروں بڑے اعظم مسلمان ہوتے پھر بطور نصیحت تحریر فرماتے ہیں۔

احمدی دوستو! الیس منکم اجل رشید۔ کیا تم میں کوئی بھی سمجھدار نہیں کہ سوچے کہ جن لوگوں کو مسیح موعود کے زمانہ میں مسلمان ہو جانا چاہیئے تھا۔ انکی بابت تمہارے خلیفہ ابھی حالت کا مطالعہ کرنے گئے" بلفظہٖ صـ کالم ۱

یہ اعتراض کوئی نہیں بلکہ مولوی صاحب اپنی متعدد کتابوں میں اسکو لکھکر اپنی حماقت کا ثبوت دیچکے ہیں اور ابھی چند ماہ ہوئے ہیں کہ یہی اعتراض مولوی صاحب نے اپنی کتاب شہادات مرزا میں لکھا تھا۔ جس کا دندان شکن اور مسکت و مسکت جواب کلمات احمدیہ بجواب شہادات مثنویہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز ماہ اپریل میں مفصل شائع ہو چکا ہے۔ اب پھر اسی طوطے کی طرح جسے دہرین چہ شک کے سوا کچھ آتا ہی نہیں تھا۔ مولوی صاحب اسی اعتراض کو دوبارہ پھر رٹنے لگے اور جواب دینے کی طرف متوجہ نہیں ہوئے بمقتضائے انصاف تو یہ تھا کہ پہلے آپ ہمارے اس جواب کا رد تحریر کرتے جو ہم نے کلمات احمدیہ میں اس اعتراض کے جواب میں تحریر کیا تھا۔ مگر میں جانتا ہوں کہ مولوی صاحب اس کا کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ کیونکہ بات بالکل صاف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں تمام دنیا میں اسلام پھیل جائیگا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپکی زندگی ایسا ہو جائیگا بلکہ آپ کے زمانہ میں اور آپکے زمانہ تک میں صدیوں تک ہے۔ جیسا کہ آپ ترياق القلوب میں لکھتے ہیں۔

"مسیح موعود کا زمانہ اس حد تک ہے۔ جس حد تک اس کے دیکھنے والے یا دیکھنے والوں کے دیکھنے والے۔ یا پھر دیکھنے والوں کے دیکھنے والے دنیا میں پائے جائیں گے اور اسکی تعلیم پر قائم رہیں گے غرض قرون ثلثہ کا ہونا بروایت منہاج نبوت ضروری ہے" ترياق القلوب ایڈیشن دوم صـ ۳۷۸) پھر آپ فرماتے ہیں کہ انبیاء کے وقت میں کامل غلبہ نہیں ہوتا۔

"اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اسکی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اسکی پوری تکمیل انکے ہاتھ سے نہیں کرتا" الوصیت صـ

پھر آپ تذکرۃ الشہادتین میں صـ ۶۵ میں فرماتے ہیں۔

"اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہ ہوگی۔ کہ عیسیٰ کے انتظار کرنیوالے کیا مسلمان کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدے کو چھوڑ دیں گے۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے کے لئے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ وہ بڑھیگا اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اسکو روک سکے"

پس حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا سفر یورپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کر رہا ہے۔ نہ تکذیب۔ اور مولوی ثناء اللہ اس بھید کو نہیں سمجھ سکتے جب تک کہ تعصب دماغ کی صفائی ہوا کو صاف نہیں کر دیگے اور اپنے دماغ کا کسی ڈاکٹر حقیقی سے اپریشن کرا کر خشک وہابیت کا خمیر نہیں نکلوا لینگے اب ہم مولوی صاحب کو کلمات احمدیہ کے جواب کی طرف مکرر توجہ دلاتے ہیں۔ اور چیلنج دیتے ہیں کہ اگر ان میں کچھ جرات و ہمت باقی ہے تو اس کا جواب لکھیں۔

شمس

حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ کی صحت و عافیت اور کامیابی کیلئے دعا

ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ کے لئے دعائیں کریں۔ کہ خدا تعالیٰ آپ کو مظفر و منصور کامیابی و کامرانی کے ساتھ واپس لائے۔ اور آپ کے وجود مبارک سے اسلام کی شان و شوکت ظاہر ہو۔ اور یورپ قعر ضلالت سے نکلکر صراط مستقیم پر آجائے۔ اور مادہ پرست اقوام حقیقی واحد خدا کے آگے سر بسجود ہوں۔

علاوہ ازیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا جہاز پر سوار ہوتے وقت کا اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا خط جو جناب مولانا مولوی شیر علی صاحب کو پہنچا ہے۔ اسمیں حضور نے فرمایا ہے۔

"ایکطرف میری طبیعت کمزور ہے۔ اور دوسری طرف ان دنوں سخت سمندر متلاطم اور جہاز ہلکا ہے۔ دعاؤں کے لئے جماعت کو بار بار یاد دہانی کرائی جائے" اسی طرح آپنے نظم میں بھی دعا کی طرف توجہ دلائی ہے جیسا کہ آپ فرماتے ہیں۔ جب کبھی تم کو ملے موقع دعا کے خاص کا یاد کر لینا ہمیں اہل وفائے قادیان پس جسطرح ہمارا مہربان آقا ہمیں یاد کرتا اور ہمارے لئے شب و روز دعائیں کرتا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ حضور کی صحت اور کامیابی کے لئے اور نیز آپکے ہمراہیوں کے لئے خاص التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

(۲)

بھیرہ کے احمدی اسوقت ایک مصیبت میں گرفتار ہیں غیر احمدیوں نے ان پر قتل کا مقدمہ دائر کیا ہے۔ بھیرہ کا احمدی جماعت پبلک احسان ہے کہ اس نے جماعت کو ایسے فیمتی وجود عطا کئے جنہوں نے احمدیت کی اشاعت کیخاطر اپنے اموال و نفوس قربان کر دیئے اسلئے احمدی جماعت کو چاہیئے۔ کہ جماعت احمدیہ بھیرہ کے لئے خاص طور پر دعا کرے کہ خدا انہیں اس ناگہانی مصیبت سے ہاتھی دے۔

شمس

دار الامان کی خبریں

(۱) اخاندان نبوت بفضل خدا ہر طرح بخیر و عافیت ہے

(۲) برسات شروع ہو گئی ہے متواتر بارشوں کی آمد کی وجہ سے قادیان کے ارد گرد کی ڈھاب بھر گئی ہے۔

(۳) ۲۳ جولائی کو حافظ جمال احمد صاحب ریاست پٹیالہ و چند وغیرہ میں تبلیغی دورہ کے لئے اور ۲۴ جولائی کو مولوی غلام رسول صاحب راجیکی و شیخ عبد الخالق صاحب عیسائیوں سے مباحثہ کے لئے گورجنوالہ تشریف لیگئے ہیں۔

(۴) حکیم غلام محمد صاحب شاگرد رشید جناب خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ مدت سے بیمار ہیں اسی طرح بابا فضل کریم صاحب جو اکثر جلسہ سالانہ میں نظم سنایا کرتے ہیں۔ دو تین ماہ سے بعارضہ پیچش علیل بیمار ہیں احباب ہر دو کی صحت کے لئے صدق دل سے دعا کریں۔

(۵) ۲۵ جولائی بروز جمعہ حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ جناب مولوی شیر علی صاحب نے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ اور آپکے ہمراہیوں کی کامیابی و کامرانی کے لئے اور نیز جماعت بھیرہ کے لئے احباب کو دعا میں کرنے کی تاکید کی۔

(۶) مکرمی و محترمی جناب ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب۔ و جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل ۲۷ جولائی کو واپس دار الامان تشریف لے آئے ہیں۔

(۷) سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے گلے پر جو اپریشن ہوا تھا اس زخم کو اب خدا کے فضل و کرم سے بالکل آرام ہے ٹانکے نکال دیئے گئے ہیں۔ اور زخم مندمل ہو چکا ہے۔ الحمد للہ۔

(۸) حضرت نواب محمد علی خانصاحب تا حال یہیں ہیں ایک دو روز میں مالیر کوٹلہ جانے والے ہیں۔ لیکن انشاء اللہ جلد واپس تشریف لائیں گے۔ (حضرت خلیفۃ اول کے خاندان میں بھی خیریت ہے؟)

(۹) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے فرزند ارجمند کا نام حضرت خلیفۃ المسیح نے مجید احمد تجویز فرمایا ہے۔

(۱۰) ۲۷ جولائی کو شیخ عبد الخالق صاحب گورجنوالہ سے مباحثہ کر کے قادیان پہنچ گئے۔ اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ضلع گورداسپور میں تبلیغی دورہ کے لئے تشریف لیگئے۔

آیت خاتم النبیین سے استدلال

(۱) (از قلم شمس)

آیت خاتم النبیین مدت سے احمدیون اور غیر احمدیون اور پیغامیون کے درمیان معرض بحث مین ہے۔ احمدیون کی طرف سے جب کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دروازہ نبوت بکلی مسدود نہین ہے بلکہ غیر شرعی نبی آسکتا ہے۔ تو منکرین امکان نبوت بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑے زور اور تحدی کیساتھ آیت خاتم النبیین پیش کردیتے ہین اور کہتے ہین کہ دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہین۔ یعنی نبیون کے ختم کرنیوالے ہین۔ آپکے بعد کوئی نبی نہین آسکتا۔

احمدیون کی طرف سے جرح

اگر خاتم النبیین سے یہی مراد ہے۔ کہ کسی قسم کا کوئی نبی نہین آسکتا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے متعلق جو مسلمانون کا عقیدہ ہے۔ وہ بھی باطل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی نبی ہین۔ اور امام جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے۔ ومن قال بسلب نبوتہ فقد کفر۔ کہ جو کہے کہ آپ مسلوب النبوت ہو کر نزول فرمائینگے تو وہ شخص کافر ہے۔ اور نیز حجج الکرامہ مین لکھا ہے "فانہ وان کانہ خلیفۃ فی الامتہ المحمدیۃ لکنہ رسول و نبی کریم علی حالہ لا کما یظنہ بعض الناس انہ یاتی واحد امتی بعد الامتہ بدون نبوۃ ورسالۃ" کہ اگرچہ مسیح امت محمدیہ مین بطور ایک خلیفہ کے ہوگا نہ کہ اپنی پہلی حالت کے مطابق نبی کریم اور رسول ہے۔ بعض لوگون کا جو یہ خیال ہے کہ وہ امتی ہو کر بغیر نبوت و رسالت کے آئیگا۔ صحیح نہین کیونکہ نبوت ایک ایسی نعمت ہے جو موت کے بعد بھی زائل نہین ہوتی۔ تو اس شخص سے کیونکر زائل ہو سکتی ہے جو زندہ ہے۔ پس اگر خاتم النبیین مین النبیین سے مراد ہر قسم کا نبی ہے۔ تو پھر حضرت عیسیٰؑ بھی نہین آسکتے۔ اور اگر کہو کہ نئے نبیون کو ختم کرنے والے ہین نہ کہ پرانون کو۔ پرانا نبی آپ کے بعد اگر آئے تو آسکتا ہے تو ہم کہین گے کہ جیسے آپ نے پرانے نبیون کو خاتم النبیین سے مستثنیٰ کرلیا۔ ویسے ہی ہم بھی غیر شرعی انبیاء کو مستثنیٰ کر سکتے ہین۔

اب ہم دیکھتے ہین۔ کہ خاتم النبیین والی آیت مین خاتم النبیین کے لفظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اور بزرگان دین نے کیا سمجھا۔ اور نیز آیت کے سیاق و سباق پر غور کرنے سے کیا مفہوم سمجھ مین آتا ہے؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت خاتم النبیین سے کیا سمجھا

مسلمہ بات ہے کہ ایک آیت کے معنے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ سکتے تھے آپ سے بہتر دوسرا کوئی شخص نہین سمجھ سکتا اس اصول کے مطابق ہم دیکھتے ہین۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت خاتم النبیین سے کیا سمجھا۔ سو جب ہم احادیث پر ایک نظر غائر ڈالتے ہین۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ آپنے آیت خاتم النبیین سے نبوت کو بکلی مسدود نہین سمجھا۔

زیرا کہ آیت خاتم النبیین بعد نکاح زینبؓ نازل ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت زینبؓ سے ۵ھ مین ہوا (تاریخ الخمیس جلد ۲ صفحہ ۵۶۴) اور آپکے فرزند دلبند گرامی ابراہیم ۱۰ھ ہجری مین فوت ہوئے (تاریخ الخمیس جلد ۲ صفحہ ۱۶۲) اور انکی وفات پر آپنے فرمایا۔ لو عاش ابراہیم لکان صدیقا نبیا۔ (ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۲۳۷ مطبوعہ مصر) کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو ضرور صدیق نبی ہوتا۔ پس آیت خاتم النبیین کے نزول کے پانچ سال بعد آپکا یہ فرمان ثابت کرتا ہے۔ کہ آپ نے آیت خاتم النبیین سے نبوت کو بالکل مسدود نہین سمجھا۔ بعض لوگ نادانی سے کہدیتے ہین۔ کہ ابراہیم اسی لئے زندہ نہین رہا۔ کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہین ہو سکتا تھا۔ سو اہل فہم پر اس قول کی سخافت و کمزوری ظاہر و باہر ہے۔ وجہ یہ کہ اسمین ابراہیم کی کوئی فضیلت ثابت نہین ہو سکتی۔ اگر آپ کے بعد فی الواقعہ کسی قسم کا نبی نہین ہو سکتا تھا تو آپ یہون فرماتے کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو بھی نبی نہین ہوتا۔ اور نیز اگر آپ ابراہیم کی زندگی مین فرماتے تو یہ جواب کسیقدر صحیح بھی ہو سکتا تھا مگر آپ انکی وفات کے بعد فرماتے ہین۔

اسلئے ضروری طور پر ماننا پڑتا ہے۔ کہ آپ کے بعد کسی قسم کی نبوت جاری ہے۔ جسے بشرط حیات ابراہیم حاصل کر سکتا تھا۔ اسکی مثال ایسی ہے۔ جیسے ایک الف۔ لے پاس شدہ طالبعلم کی وفات پر کہا جائے۔ کہ اگر یہ طالبعلم زندہ رہتا تو ضرور بی۔ اے پاس کرلیتا۔ اس فقرہ سے ہر ایک عاقل و فرزانہ یہی سمجھے گا۔ کہ بی۔ اے کوئی درجہ ہے۔ جسے وفات یافتہ طالبعلم بوجہ موت کے پاس نہین کر سکتا۔ اور اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ وہ طالبعلم اس لئے مرگیا ہے۔ کہ بی۔ اے کوئی درجہ نہین محض حماقت ہے نافہم۔

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تفسیر صافی مین زیر آیت خاتم النبیین ایک روایت لکھی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا۔ انا خاتم الانبیاء۔ وانت یا علی خاتم الاولیاء۔ کہ مین تو خاتم الانبیاء ہون اور اے علی تو خاتم الاولیاء ہے اس روایت سے بھی ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتم النبیین سے نبوت کو بکلی مسدود نہین سمجھا۔ اور حضرت علیؓ کے لئے خاتم الاولیاء کا لفظ استعمال کر کے خاتم الانبیاء کے معانی کی فوضاحت کردی۔

صحابہ نے خاتم النبیین سے کیا سمجھا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جنہون نے قرآن مجید کے معارف و نکات اور حقایق و دقایق پر اطلاع پائی وہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہین۔ اب ہم دیکھتے ہین کہ انہون نے آیت خاتم النبیین سے کیا سمجھا سو واضح رہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو قرآن مجید و حدیث کے سمجھنے مین نہایت درجہ کی لیاقت و فہم تھین۔ آپکا قول ہے۔ قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ (درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴ اور تکملہ مجمع البحار صفحہ ۸۵) کہ تم خاتم النبیین تو کہو مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہین، آپ کے اس قول سے ظاہر ہے۔ کہ وہ لوگ جنہون نے خاتم النبیین کے لفظ سے یہ سمجھا تھا کہ آپ کے بعد اب کوئی نبی نہین آسکتا وہ غلطی پر تھے۔ آپنے اس غلطی کو دور کرنیکے لئے فرمایا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تو ہین۔ مگر اس کے معنے یہ نہین کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ پس اس قول سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ لوگ جنہون نے خاتم النبیین کے یہ معنے کئے ہین کہ آپکے بعد کوئی نبی نہین وہ غلطی پر ہین۔"

علماء کرام کیا معنے سمجھے

اب ہم علماء کی کتب کا مطالعہ کرتے ہین۔ اور دیکھتے ہین کہ انہون نے خاتم النبیین سے کیا سمجھا؟

(۱) ملا علی قاری جو احناف مین ایک بہت بڑے پایہ کے عالم سمجھے جاتے ہین۔ وہ اپنی کتاب موضوعات کبیر صفحہ ۵۹ مین تحریر فرماتے ہین "لو عاش ابراہیم وصار نبیا وکذا لو صار عمر نبیا لکانا من اتباعہ علیہ السلام ..... فلا ینا قض قولہ خاتم النبیین اذ المعنی انہ لا یاتی بعدہ نبی ینسخ ملتہ ولم یکن من امتہ"۔ کہ اگر ابراہیم زندہ رہتے اور نبی بن جاتے اور اسیطرح حضرت عمرؓ بھی نبی ہو جاتے تو پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع مین سے ہوتے۔ اور ایسا ہونا خاتم النبیین کے مناقض و مخالف نہین تھا۔ کیونکہ خاتم النبیین کے معنے یہ ہین۔ کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہین آسکتا۔ جو آپ کی امت سے نہ ہو اور آپکی ملت کو منسوخ کرے۔ پس جناب ملا علی قاری صاحب نے خاتم النبیین سے ہر قسم کی نبوت کو مسدود قرار نہین دیا۔

(۲) پھر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی جنہین خدا تعالیٰ نے مجددیت کے عہدہ پر سرفراز فرمایا تھا۔ آپ اپنی کتاب تفہیمات الہیہ تفہیم ۵۳ پر تحریر فرماتے ہین۔

"وختم بہ النبیون ای لا یوجد بعدہ ما مرہ اللہ سبحانہ بالتشریع علی الناس"

خاتم النبیین سے مراد یہ ہے۔ کہ آپکے بعد ایسا کوئی شخص نہین ہوگا جسے خدا تعالیٰ نئی شریعت دیکر لوگون کی طرف مامور فرماوے۔

(۳) مرزا مظہر جانجاںؒ شہید دہلوی فرماتے ہین۔

"در ہیچ کمال غیر از نبوت بالاصالہ ختم نہ گردیدہ و در مبدء فیاض بخل و در منع ممکن نسبت"۔ (مقامات مظہری صفحہ ۵۳)

(۴) سید عبد الکریم صاحب جیلی فرماتے ہین۔

"و لتشریعی نبوت کا حکم آنحضرت صلعم کے بعد منقطع ہو گیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ٹھیرے"

(خزینۃ التصوف ترجمہ الانسان الکامل باب ۳۶ صفحہ ۱۷۲)

(۵) مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانئے مدرسہ دیوبند اپنی کتاب تحذیر الناس صفحہ ۳ مین تحریر فرماتے ہین۔

"و بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو۔ تو پھر بھی خاتمیت محمدی مین کوئی فرق نہین آئیگا"۔

(۶) اسی طرح مولوی جلال الدین رومی فرماتے ہین۔

مگر کن در راہ نکو خدمتے ؛ تا نبوت یابی اندر امتے ....

(مثنوی دفتر پنجم صفحہ ۴۲۲) پھر فرماتے ہین۔

(۳) ختمہائے کانبیا بگذاشتند ؛ آن بدین احمدی برداشتند

یعنی جو اسرار الٰہی پر مہرین لگی ہوئی تہین اور گذشتہ انبیاء نے وہ اسرار سربمہر چھوڑے تھے۔ دین احمد کے ذریعہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باوجود سے وہ تمام اسرار کھولدیئے گئے اسطور پر گویا آپ نبیون کی مہر تھے۔

پھر فرماتے ہین

(۳) قفلہائے ناکشادہ ماندہ بود ؛ از کف انا فتحنا بر کشود

(۴) مہر این ماتم شد است او کہ بجود ؛ مثل او نے بود نہ خواہند بود

(۵) چونکہ ارست بر و استاد دست ... لے تو گوئی ختم صنعت بر تو بست

(۶) ورکشاد خمہائے تو خاتمی ؛ در جہان روح بخشا حاتمی

اسی کے موافق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہین

"اللہ جلشانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضۂ کمال کیلئے مہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہین دیگئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھیرا۔ یعنی آپکی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپکی توجہ روحانی بھی تراشتی ہے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اربعین مین اپنے آپ کو خاتم الخلفاء۔ اور تریاق القلوب وغیرہ مین خاتم الاولاد اور خطبہ الہامیہ مین خاتم الاولیاء لکھا ہے۔ پس کیا پیغامی حضرات بتا سکتے ہین۔ کہ خاتم الخلفاء۔ اور خاتم الاولاد اور خاتم الاولیاء مین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاتم سے وہی معنے مراد لئے ہین۔ جو پیغامی صاحبان خاتم النبیین مین خاتم سے مراد لیتے ہین۔ سنئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خطبہ الہامیہ مین خاتم الاولیاء کے معنے لکھکر خاتم النبیین کے معنون کو سمجھا دیا ہے آپ فرماتے ہین۔

انا خاتم الاولیاء لا ولی بعدی الا الذی ہو منی وعلی عہدی،،

مین خاتم الاولیاء ہون میرے بعد کوئی ولی نہین ہو سکتا مگر وہی جو مجھ سے ہو اور میرے عہد پر ہو۔ اسی طرح خاتم النبیین کے یہ معنے ہین۔

ان نبینا محمدا صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ الا الذی ہو منہ وعلی عہدہ۔

اسی طرح اکابرین و بزرگان ملت اور علماء سلف و خلف نے خاتم کا لفظ اکثر مقامات پر استعمال کرکے بتا دیا ہے کہ خاتم کے معنی یہ نہین ہوتے۔ جو عام طور لفظ خاتم النبیین سے مراد لئے گئے ہین مثلاً فتوحات مکیہ کے ٹائیٹل پیج پر ہی ابن عربی رح کے متعلق خاتم الاولیاء لکھا ہے۔ اور اسیطرح خاتم المحققین خاتم المحدثین خاتم العلماء اور خاتم الاکابر وغیرہ الفاظ عام طور پر استعمال کئے جاتے ہین۔

(۱) مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی رسالہ القاسم جلد ۲ ۷ کے صفحہ ۵ پر لکھتے ہین۔

"اور خاتم الاکابر حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات نے شہادت فاروقی کا نقشہ پیش کر دیا،،

(۲) مولینا محمود الحسن صاحب دیوبندی نے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی وفات پر ایک مرثیہ لکھا ہے۔ اس مرثیہ کے ٹائیٹل پیج پر لکھا ہے۔

"یہ حضرت قطب العالم خاتم الاولیاء والمحدثین فخر الفقہاء والمشائخ حضرت عالی ماوائے جہان مخدوم الکل مطاع العالم جناب مولینا رشید احمد گنگوہی رح کی وفات حسرت آیات پر مرثیہ،،

اب دیوبندی حضرات بتائین کہ کیا خاتم الاولیاء والمحدثین سے یہ مراد ہے کہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی پر محدثیت اور ولایت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔ اب ہزار کوششین کیجائین عبادات و ریاضات عمل مین لائی جائین خدا تعالیٰ کے آگے چیخ پکار کیجائے۔ حصول علم حدیث کے لئے لاکھہ محنتین و مساعی کیجائین۔ نہ کوئی محدث بن سکتا ہے اور نہ ہی کوئی شخص مقام ولایت تک پہنچ سکتا ہے۔ اگر یہ معنے خاتم الاولیاء والمحدثین کے نہین ہین۔ تو پھر خاتم النبیین مین لفظ خاتم سے کیون خلاف ان معنون کے استدلال کیا جاتا ہے۔

لفظ خاتم کے معنے

خاتم کے معنے عربی زبان مین مہر کے ہین۔ اور مہر تصدیق کا کام دیتی ہے۔ خاتم کے معنے مہر لگانیوالا اور ختم کرنے والا دونون کے ہین۔ قرأت مشہورہ بفتح التاء ہے جسکے معنے مہر کے ہین اور خاتم النبیین سے مراد نبیون کی مہر۔ مطلب یہ ہے کہ آپ نے سب انبیاء کے لئے مہر کا کام دیتے ہین۔ یعنی مصدق النبیین ہین۔ کسی نبی کی نبوت ثابت نہین ہو سکتی۔ جب تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو سچا نہ تسلیم کیا جائے۔ چاہے وہ نبی آپ سے پہلے گذر چکا ہو۔ یا آپ کے بعد آنے والا ہو۔ اسکو سچا تسلیم کیا جائے گا جسکی آپ نے تصدیق کی ہو۔ ان معنون کے لحاظ سے النبیین مین ال استغراق کا ہوگا۔ پہلے انبیاء کے لئے آپ مصدق اسطرح پر ہین۔ کہ کسی نبی کی نبوت آپ کی نبوت سے علیحدہ ہو کر ثابت نہین ہو سکتی مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہین۔ جو آپ سے بہ نسبت دوسرے انبیاء کے اقرب تھے۔ انکے ساتھ دو قومین تعلق رکھتی تھین ایک یہود اور ایک عیسائی یہودی تو آپ کو نعوذ باللہ ملعون و دجال و کذاب خیال کرتے تھے۔ اور جو انکے ماننے والے عیسائی لوگ تھے وہ انہین خدا کا بیٹا اور خدا تسلیم کرتے تھے۔

پس آپ کی نبوت کا کوئی بھی قائل نہین تھا۔ مگر قرآن مجید نے آپ کے اصل مرتبہ کو بتایا جیساکہ فرمایا۔ ما المسیح ابن مریم الا رسول۔ کہ مسیح ابن مریم تو ایک رسول ہے۔ پس مسیح کی نبوت کو نہ عیسائی منوا سکتے تھے۔ اور نہ ہی یہودی کیونکہ وہ تو انہین راستباز ہی نہین سمجھتے تھے۔ پس اگر مسیح ناصری کی نبوت کو منوایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اسیطرح کرشن علیہ السلام کی نبوت کو منوایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ پس آپ مصدق النبیین ہین آپ جسکی تصدیق کر دین کہ فلان نبی برحق ہے تو وہ نبی سچا تسلیم کیا جائیگا۔ اسیطرح آخری زمانہ کے متعلق آپ نے فرمایا تھا۔ کہ اسمین مسیح موعود آئیگا اور وہ نبی اللہ ہوگا۔

جس طرح آپ مصداق النبیین ہین اسیطرح آپ کو جو کتاب دیگئی یعنی قرآن مجید وہ خاتم الکتب ہونیکے لحاظ سے مصدق الکتب ہے جیساکہ لغت کی کتاب مجمع البحار جلد اول صفحہ ۳۲۹ مین لکھا ہے

"واوتیت جوامع الکلم ای القرآن ختمت بہ الکتب السماویۃ وہو حجۃ علی سائر ہا ومصدق لہا،،

مجھے قرآن مجید دیا گیا ہے۔ جو خاتم الکتب ہے ان معنون مین کہ وہ مصدق الکتب ہے۔ یعنی باقی وہ تمام کلمات جنکی بابت منجانب اللہ ہونے کا دعوے کیا جائے۔ خواہ وہ مجھ سے پہلے کے ہون یا بعد کے اگر ان مین سے کوئی کلمہ ان کلمات سے جو مجھے دیئے گئے ہین کسی کلمہ کے مخالف ہو۔ تو وہ ہرگز منجانب اللہ نہین ہو سکتا۔ اسیطرح گذشتہ اور آئندہ آنیوالے انبیاء کی صداقت کا معیار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین۔ جس نبی کا دعوے قرآن مجید سے سچا ثابت نہ کیا جا سکے۔ وہ نبی کبھی نہین ہو سکتا۔ اور خاتم بمعنی ختم کرنیوالا نہین تو پھر النبیین مین ال استغراق کا نہین ہوگا۔ جیسے کہ آیت یقتلون النبیین مین ال استغراق کا نہین ہے۔ اور اس سے مراد یہ ہوگا کہ آپ شرعی انبیاء کے ختم کرنیوالے ہین۔ نہ کہ غیر شرعی امتی نبیون کے جیساکہ قرآن مجید کے خاتم الکتب ہونے سے مراد (جبکہ کتابون کا ختم کرنے والا مراد لیا جائے) یہ ہے کہ آئندہ کوئی نئی شریعت کی کتاب آسمان سے نازل نہوگی۔ یہ نہین کہ اس امت مین کوئی ملہم بھی نہوگا۔ اس امت مین الہام کے جاری رہنے کا ہر ایک قائل ہے۔ پس اگر ایک ملہم کے الہامات کو ایک کتابی شکل مین جمع کیا جائے تو وہ کتب سماویہ مین سے شمار ہوگی۔ کیونکہ وہ خدا کا کلام ہے۔ کسی انسان کا کلام نہین۔ پس قرآن مجید کے خاتم الکتب سماویہ ہونے سے مراد یہ ہے۔ کہ قرآن مجید کے بعد کوئی نئی شریعت نہین آئیگی۔ اسیطرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے یہ مراد ہے کہ آپکے بعد کوئی شرعی نبی نہ ہوگا۔ فافہم

ایک اعتراض کا جواب

بعض لوگ کہدیا کرتے ہین کہ مہر بند کرنیکے لئے ہوتی ہے نہ تصدیق کرنیکے لئے۔ مثلاً خطون پر جو مہر لگائی جاتی ہے۔ تو اس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے کہ اب خط کا مضمون ختم ہو گیا۔ یہ اعتراض محض قلت تدبر و عدم تعمق و تفکر کا نتیجہ ہے۔ ایسے معترضین سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ ڈاکخانہ کی مہر جو لفافہ یا کارڈ پر لگائی جاتی ہے تو وہ خط کے مضمون کو ختم کرنیکے لئے ہوتی ہے۔ یا اسلئے کہ تا دوسرے ڈاکخانہ والے سمجھ لین کہ یہ فلان ڈاکخانہ سے آیا۔ اسی طرح ممن وغیرہ پر جو مہر ہوتی ہے۔ وہ بھی تصدیق کیلئے ہوتی ہے۔ کہ ممن فلان حاکم کی عدالت سے آیا ہے۔

خاتم کی غرض

احادیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مہر لگانے سے یہی فائدہ مدنظر ہوتا ہے کہ تا مکتوب الیہ سمجھ لے کہ یہ فلان شخص کی طرف سے خط آیا ہے ملاحظہ ہو (ابو داؤد جلد ۲ صفحہ ۲۲۷ مطبوعہ مجتبائی دہلی) عن انس بن مالک قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتب الی العجم فقیل لہ انہم لا یقرؤن کتابا الا بخاتم فاتخذ خاتما من فضۃ ونقش فیہ محمد رسول اللہ

انہیں بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اعاجم کی طرف خط لکھنے کا ارادہ فرمایا۔ تو آپ سے عرض کیا گیا کہ عجمی لوگ بے خط نہیں پڑھتے جن پر مہر نہ ہو۔ تو آپنے چاندی کی مہر بنوائی اور اسمیں "محمد رسول اللہ" کھدوایا۔ پس مہر اس لئے نہیں بنوائی گئی تھی۔ کہ مہر کے بغیر خط ختم نہیں ہو سکتا تھا بلکہ اسلئے تا تصدیق ہو جائے کہ یہ فلاں شخص کی طرف سے خط آیا ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں مہر انگوٹھے کے نشان کا کام دیتی تھا۔ یعنی جیسے آجکل اس شخص کا جو خود نہیں لکھ سکتا انگوٹھے کا نشان لگوایا جاتا ہے۔ ان اعاجم میں یہ رواج تھا کہ انگوٹھے کے نشان کی بجائے مہر لگائی جاتی تھی۔ اور اس سے وہی فائدہ مقصود ہوتا تھا جو آجکل انگوٹھے کے نشان سے اور ہر ایک شخص جانتا ہے کہ انگوٹھے کا نشان اسی لئے لگوایا جاتا ہے۔ کہ تا تصدیق ہو جائے کہ فلاں معاملہ فلاں شخص سے فلاں شخص کا ہوا ہے۔

آخر النبیین

پھر بعض لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آپکو آخر الانبیاء بھی تو کہا ہے۔ اگر آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث ہونا ہو تا تو آپ اپنے آپکو آخر الانبیاء کیوں کہتے۔

جاننا چاہیئے کہ اگر آخر الانبیاء سے یہی مراد ہے۔ کہ آپ سب نبیوں کے آخر میں ہیں۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ تو اس صورت میں نزول مسیح سے بھی انکار کرنا پڑیگا۔ اور بصورت نزول ماننا پڑیگا کہ آخر الانبیاء وہی ہیں۔ نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ کیونکہ لفظ آخر زمانہ سے تعلق رکھتا ہے۔ پس جو زمانہ کے لحاظ سے آخر ہوگا۔ وہی آخری نبی کہلائیگا۔ نہ وہ شخص جو پہلے وفات پا چکا ہو۔ اگر کہو کہ پہلا نبی آسکتا ہے اور آئندہ کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا تو اس قول کی تصدیق حدیث سے نہیں ہو سکتی کیونکہ حدیث میں کسی کا استثناء موجود نہیں ہے اسطرح تو ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ آپ لحاظ شریعت کے سب انبیاء میں سے آخری نبی تھے آپکے بعد کوئی شرعی نبی نہیں ہوگا۔ اور حدیث کا دوسرا فقرہ بھی ہمارے معنوں کا موئید ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "انا آخر الانبیاء وان مسجدی آخر المساجد" کہ میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد سب مسجدوں سے آخری ہے"۔ تو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی مسجد نہیں بنی؟ لکھو کہا مساجد بنائی گئیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی مساجد بنائی گئیں تھیں تو پھر آپکا اپنی مسجد کو آخری مسجد قرار دینا اسی وجہ سے ہے کہ آپ آخری شرعی نبی ہیں۔ آپکے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہو سکتا جو شرعی ہو اور وہ آپ کے قبلہ کو منسوخ کرے کوئی اور قبلہ بنالے اور اپنی مسجد کا رخ بیت اللہ کی بجائے اسکے کسی اور جگہ کو قرار دے۔ ایسا مدعی نبوت جو آپکی شریعت کو منسوخ کرے اور آپکے قبلہ کو منسوخ کرے وہ کذاب ہوگا وہ ہرگز خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ پس آپ فرماتے ہیں۔ کہ میری مسجد آخری مسجد ہے۔ اور آئندہ جسقدر مساجد تعمیر کیجائینگی۔ وہ سب میری مسجد ہی کہلائینگی۔

کیونکہ وہ اسی کا ظل اور اسی کی نقل اور اسیکے نقشہ پر طیار کیجائینگی۔ اسی طرح آخر الانبیاء کے یہ معنی ہیں کہ آپ شرعی انبیاء میں سے آخری ہیں۔ آپکے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہو سکتا جو آپکی شریعت کو منسوخ کرے۔ اور آپکی نبوت کے مقابل پر کھڑا ہو کر دعوئے نبوت کرے۔ مگر ایسا نبی جو یہ کہے۔

فلیست نبوتی الا نبوۃ ولیس فی جنبتی الا النوارہ واشعتہ (استفتاء صفحہ ۱) کہ میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے علیحدہ نہیں بلکہ وہی ہے۔ اور میرے جبہ میں اسیکے انوار اور اسیکی شعاعیں ہیں۔ تو ایسا نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر الانبیاء ہونیکو مانع نہیں ہے۔

پھر آخر کا لفظ بھی خاتم کی طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اس سے یہ مراد نہیں ہوتی۔ کہ اسکے بعد اس جنس سے کوئی نہیں ہوگا جیسا کہ امام جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی کتاب الاشباہ والنظائر جلد ۳ صفحہ ۳۱ میں۔ تقی الدین۔ ابو العباس احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ الحرانی کے متعلق لکھا ہے۔

"سیدنا العالم العلامۃ الاوحد الحافظ المجتہد الزاہد العابد القدوۃ امام الائمۃ قدوۃ الامۃ علامۃ العلماء وارث الانبیاء آخر المجتہدین اوحد علماء الدین"۔

آخر المجتہدین سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ ان کے بعد کوئی دنیا میں مجتہد نہیں ہوگا۔ امام صاحب نے آخر المجتہدین تحریر فرما کر ابن تیمیہ کے کمال درجہ کے مجتہد ہونے کا اظہار کیا ہے۔ نہ اس بات کا کہ ان کے نزدیک ابن تیمیہ کے بعد اور کوئی مجتہد نہ ہوگا۔ اسیطرح آخر النبیین سے مراد یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آپ اپنے کمالات نبوت کے لحاظ سے آخری ہیں۔ ایسا کوئی کمال نبوت کا باقی نہیں رہا۔ جو آپ میں نہ پایا جاتا ہو اور وہ کسی دوسرے نبی میں پایا جائے۔ پس اس لحاظ سے آپ آخری نبی تھے۔ کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپکی طرح مستقل اور صاحب شریعت ہو۔ (باقی آئندہ)

عدن سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا مفصل تار،

اہم امور سلسلہ کے متعلق ضروری ہدایات

(تار بنام مولانا مولوی شیر علی صاحب)

۱۱ بجکر ۱ منٹ عدن۔ ۲۳ جولائی کا حسب ذیل تار ۲۸ جولائی کو قادیان پہنچا۔ الحمد للہ عدن بخیر و عافیت پہنچ گئے ہیں۔

"مسول" اور قادیان کے اخبار باقاعدہ بھیجے جائیں۔ ڈاک اور پارسل وغیرہ۔ تھامس کک اینڈ سن کی معرفت ۳۱ جولائی تک پورٹ سعید بھیجے جائیں۔ اور اسکے بعد لنڈن۔

جو مضمون کانفرنس میں پڑھا جائیگا اسکی نظر ثانی کرنے میں جلدی کی جائے۔ اسکی ایک کاپی سکرٹری کانفرنس کو اور ایک مجھے بھیجدی جائے۔ باقی ہر دو مضامین کے چھپوانے میں جلدی کیجائے۔ اگر برلن یا لنڈن سے کوئی خبر آئی ہو۔ تو اسکی اطلاع بذریعہ تار پورٹ سعید دیجائے۔

بمبئی آمدن جب کوئٹہ سے روانہ ہو جائے تو اسکی اطلاع بھی بذریعہ تار دیجائے۔

مولوی نعمت اللہ خان صاحب کابلی کے مذہبی اختلاف کی وجہ سے قید کئے جانے کے خلاف احتجاج کیا جائے۔ اور ان کی آزادی کے جد وجہد کی جائے۔

حادثہ بھیرہ کے حالات کے متعلق بذریعہ تار اطلاع دین یہ حادثہ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اہم ہے۔

سلسلہ کی عزت کی حفاظت نہایت ضروری ہے اپنے طور پر تحقیقات کریں۔ اگر اس میں احمدیوں کا قصور نکلے۔ تو ان کو تنبیہ کیجانی چاہیئے۔ اور جو شخص یا اشخاص اس فساد کے اصل بانی ہوں۔ ان کا مقاطعہ کرنے کے متعلق میرے پاس رپورٹ آنی چاہیئے۔ لیکن اگر وہ مظلوم ہیں۔ تو انہیں اپنے سلسلہ کا احترام قائم رکھنے کے لئے ہر طرح سے پوری امداد دینی چاہیئے۔ لڑنے اور فساد کرنے کے متعلق عام طور پر بذریعہ اعلان اظہار ناپسندیدگی اور برئیت ہونا چاہیئے۔ احمدیوں کو چاہیئے۔ کہ دوسروں کو تکلیف پہنچانے کی بجائے خود ظلم برداشت کر لیا کریں۔

بھیرہ کے احمدیوں کو ہدایت کر دی جائے۔ کہ وہ اپنے تمام بیانات وغیرہ میں صداقت اور محض صداقت کو اختیار کریں اللہ تعالیٰ آپ کی اور ان کی مدد کرے۔ فساد کی وجہ اور اس کی تفصیلات سے بذریعہ تار اطلاع دین"

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا پتہ

سہولت اور اخراجات کی کمی کی بنا پر یہ انتظام بھی کیا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی صاحب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو تار دینا چاہیں۔ تو بجائے سارا پتہ لکھنے کے صرف "حضرت" معرفت تھامس کک اینڈ سنز کا لفظ لکھنا کافی ہوگا۔ اور اسی طرح خطوط پر حضرت خلیفۃ المسیح لکھنا یا خلیفۃ المسیح لکھنا کافی ہے۔ انگریزی پتہ یہ ہے

Hazrat Khalifatul masih
C/o Thomas cook & Son -
Ludgate - circus London

بھیرہ کے احمدی مشکلات میں

کچھ عرصہ سے بھیرہ کے مسلمانوں کو بعض مولوی صاحبان احمدیوں کے خلاف سخت اشتعال دلا رہے ہیں۔ آخر عید کے دن بھیرہ میں فساد ہو گیا۔ اسوقت تک جو حالات معلوم ہوئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ فساد کی ابتدا غیر احمدیوں کی طرف سے ہوئی۔ اور سنا گیا ہے۔ کہ لڑائی میں ایک آدمی بھی مارا گیا۔ دریافت حالات کے لئے قادیان سے جناب مفتی محمد صادق صاحب اور جناب مولوی فضل الدین صاحب وکیل بھیجے گئے ہیں ان کے آنے پر مفصل حالات سے اطلاع دیجائیگی۔

نظم

التجائے قادیان

بزبان سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جناب بیگم صاحبہ نے مندرجہ ذیل نظم ایسی حالت مین کہی جبکہ آپکی طبیعت علیل تھی - اس نظم مین آپنے قلبی کیفیات کا اظہار کیا ہے اور جس سوز و گداز سے یہ نظم کہی گئی ہے - اور جس قسم کی اضطرابی و بیقراری دل کا اور انتہائی رجسکی الفت و محبت کا اظہار کیا ہے اور جس کا اظہار کیا گیا ہے وہ قارئین کرام پڑھکر معلوم کرسکتے ہین - اور حقیقت مین یہ نظم تمام جماعت کے قلبی جذبات کا آئینہ ہے - خدا ان الفاظ کو جلد سے جلد قبولیت کا جامہ پہنائے اور ہماری روح رواں کو مظفر و منصور و بامراد کامیابی و کامرانی واپس دارالامان لائے آمین -

چونکہ یہ نظم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی نظم مندرجہ صفحہ ۲-۱ کے جواب مین ہے - اس لئے اسی پرچہ مین اسکو بھی درج کیا جاتا ہے -

شمس

سیدا! ہے آپ کو شوقِ لقائے قادیان
ہجر مین خوں بار ہین یان چشمہائے قادیان

سب تڑپتے ہین کہان ہی زینت دارالامان
رونقِ بستانِ احمد دلربائے قادیان

جان پڑجاتی تھی جن سے وہ قدم ملتے نہین
قالب بے روح سی ہین کوچہائے قادیان

فرقتِ مہ مین ستارے ماند کیسے پڑ گئے
ہے نرالا رنگ مین اپنے سمائے قادیان

وصل کے عادی سی گھڑیان ہجر کی کٹتی نہین
بارِ فرقت آپ کا کیونکر اٹھائے قادیان

روح بھی پاتی نہین کچھ چین قالب کے بغیر
ان کے مُنہ سے بھی نکل جاتا ہی "ہائے قادیان"

ہو وفا کو ناز جسپر جب ملے ایسا مطاع
کیون نہ ہو مشہورِ عالم پھر وفائے قادیان

کیون نہ تڑپا دے وہ سب دنیا کو اپنی سوز سے
درد مین ڈوبی نکلتی ہے صدائے قادیان

اس گلِ رعنا کو جب گلزار مین پاتی نہین
ڈھونڈنے جاتی ہے تب بادِ صبائے قادیان

یاد جو ہر دم رہے - اسکو دعائے خاص مین
کس طرح دینگے بھلا اہل وفائے قادیان

کشتیِ دین محمد جس نے کی تیرے سپرد
ہو تیری کشتی کا حافظ وہ خدائے قادیان

منتظر ہین آئین کے کب حضرت فضل عمر
سوئے رہ نگران ہین ہر دم دیدہائے قادیان

مانگتے ہین سب دعا ہو کر سراپا آرزو
جلد شاہِ قادیان تشریف لائے قادیان

شمسِ ملت جلد فارغ دورۂ مغرب سے ہو
مطلع مشرق سے پھیلائے ضیائے قادیان

خیریت سے آپ کو اور ساتھ سب احباب کو
جامع المتفرقین جلدی سے لائے قادیان

آئین منصور و مظفر کامیاب و کامران!
قصرِ تثلیثی پہ گاڑ آئین - لوائے قادیان

پیشوائی کے لئے نکلین گھروں سے مرد و زن
یہ خبر سُن کر کہ آئے پیشوائے قادیان

ابرِ رحمت ہر طرف چھائے - چلے بادِ کرم
بارشِ انوار سے پُر ہو فضائے قادیان

گلشنِ احمد مین آجائے بہار اندر بہار
دل لبھائے عندلیبِ خوشنوائے قادیان

معرفت کے گل کھلین تازہ بتازہ نو بہ نو
جن کی خوشبو سے مہک اٹھی ہوائے قادیان

مانگتے ہین ہم دعائین آپ بھی مانگین دعا
حق سُنے اپنے کرم سے التجائے قادیان

علم و توفیقِ بلاغ دین ہوان کو عطا
قادیان والون کا ناصر ہو خدائے قادیان

راہِ حق مین جب قدم آگے بڑھاوے ایکبار
سر بھی کٹ جائے نہ پھر پیچھے ہٹائے قادیان

خالقِ ہر دو جہان کی رحمتین ہون آپ پر
والسلام اے شاہِ دین اے رہنمائے قادیان

دلچسپ مکالمہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

اس حدیث سے تو صاف ظاہر ہے کہ آپ عاشق نہین ہوئے تھے کیونکہ اگر آپ عاشق ہوتے تو آپ کو آیت چھپانیکی کیا ضرورت تھی بلکہ آپ تو اسکا اظہار بڑی خوشی سے فرماتے -

غیر احمدی - یہ معنے پہلے بھی کسی نے کئے ہین -

شمس - اگر نہ بھی کئے ہون - تو مین یہ معنے کرتا ہون - اگر کوئی اعتراض ہے تو بتلا دیجئے

غیر احمدی - واہ اگر پہلون مین سے کسی نے یہ معنے نہین کئے تو ہم کیسے مان لین -

شمس - حدیث عربی زبان مین ہے - اگر آپ کو میرے معنون پر کوئی اعتراض لغوی لحاظ سے ہو - یا عقلاً اس پر کسی قسم کی جرح ہوسکتی ہو - تو کرین -

غیر احمدی - دوسرے کو مخاطب کرکے ایہ مانے والے نہین ہین ان سے جھگڑے کا کیا فائدہ -

آخر سب خاموش ہوگئے - ہم بھی چپ کر گئے - اس مکالمہ سے صاف ظاہر ہے - کہ مولویون کی حالت بالکل عیسائی اور یہودیون کی سی ہوگئی ہے ان کو ذرا نہین معلوم ہوتا - کہ آیا ایسی باتون سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت ظاہر ہوتی ہے یا ہتک ہوتی ہے - سچ ہے

زبوئے نافۂ عرفان چو محروم ازل بودند،
پسندیدند در شانِ شہِ خلق ایں مذلت را،

تمام دنیا مین تعلیم یافتہ مسلمانون کی تعداد

مسلمانون کی تعلیمی حالت نہ صرف ہندوستان مین بلکہ تمام عالم مین تباہ نظر آتی ہے - مسلمانون نے طلب العلم فریضۃ کے جزء سے فیضیاب ہونیکی بجائے فجہل فوق جہل الجاھلینا - کا غلط مفہوم لیکر جہالت کی طرف نہایت خطرناک قدم بڑہایا ہے - حالانکہ شاعر کا مطلب یہ تھا کہ ہم جہالت کی سزا اچھی طرح دیا کرتے ہین - اگر کوئی لڑائی کرے تو ہم اسکو اچھی طرح لڑائی کا مزہ چکھاتے ہین - اسکے مطابق تو چاہئے تھا - کہ جب دوسری اقوام نے علم مین ترقی کی تھی - تو مسلمان اس سے بڑھکر علم مین ترقی کرتے مگر افسوس کہ مسلمانون نے معکوس ترقی کی -

"حساب لگایا گیا ہے کہ آبادی کے لحاظ سے مسلمان صرف ۵ فی صدی تعلیمیافتہ ہین کیا یہ قابل افسوس نہین" - (شیعہ کالج نمبر)

بمبئی مین حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ورود اور روانگی

جہاز پر سوار ہونے اور جہاز کے روانہ ہونیکا نظارہ

آقا اور خدام کی بیقراری کا منظر

چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بمبئی پہنچنے پر جہازی سفر کی تیاری کے لئے نہایت قلیل وقت تھا۔ اس لئے حضور کے وہان تک پہنچنے اور پھر وہان سے روانہ ہونے کی مفصل اطلاع اس سفر کے پیر جناب شیخ یعقوب علی صاحب نہ بھیج سکے اور پھر بحری سفر کی وجہ سے تا حال نہین پہنچ سکی وہ حالات جب پہنچینگے۔ اسوقت شائع کئے جائینگے فی الحال وہ اطلاع درج کیجاتی ہے جو برادر نثار احمد صاحب نے بمبئی سے بھیجی ہے احباب پڑہین اور اگر ممکن ہو تو اس بے قراری اور بیچینی کا اندازہ لگائین جو حضور کو ساحل ہند سے جدا ہونے پر ہوئی۔ اور الفت و محبت کو دیکھین جو حضور نے موجود الوقت خدام سے دکہائی۔

حضرت اقدس سیدنا خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مورخہ ۱۴ اگست ۲۴ء سنہ ۶ پانچ بجے شام پنجاب میل جی آئی پی ریلوے سے بوری بندر (وکٹوریہ ٹرمینس اسٹیشن پر اترے۔ جماعتہائے احمدیہ بمبئی حیدرآباد مالابار۔ پونا۔ سورت۔ یادگیر وغیرہ وغیرہ کے بہت سے احباب اپنے پاک امام کی زیارت کیلئے گاڑی کے آنے سے پہلے سٹیشن پر حاضر تھے جونہی گاڑی سٹیشن پر آکر کہڑی ہوئی۔ حضور کے شیدائیون نے گاڑی کو آنکر گہیر لیا۔ ہر ایک کو یہی خواہش تہی کہ وہ حضور کی زیارت اور مصافحہ پہلے کرے۔ اس کشاکش مین بہتون کو دہکہ پر دہکہ لگ رہا تھا۔ لیکن محبت بہی عجیب چیز ہوتی ہے۔ جو کہ انسانون کو بالکل دیوانہ بنا دیتی ہے اور اس کے جوش مین ہر ایک کو بہی ایک راحت اور ہر ایک خار ایک گل معلوم ہوتا ہے۔ ان دہکون اور ٹھوکرون کا اسوقت کسی کو احساس نہ تہا بلکہ ہر شخص جوش محبت مین سب سے آگے بڑہنا۔ مصافحہ کرنا اور حضور کے گلے مین پہولون کا ہار ڈالنا جن کی یہان تک کثرت ہوگئی کہ حضور کے ہمراہیون مین سے بعض کو مجبوراً لوگونکو بس کر دینے کے لئے کہنا پڑا۔ لیکن انکی کون سنتا تہا ہر ایک نے اپنی اس خواہش کو پورا کیا۔ جب تمام لوگ مصافحہ سے فراغت حاصل کر چکے۔ تو پلیٹ فارم ہی پر مجمع کا فوٹو لیا گیا اسکے بعد حضور مع چار پانچ اصحاب کے موٹر پر سوار ہو کر ٹامس کک اینڈ سنز کے دفتر مین تشریف لیگئے کچہ دیر وہان ٹہیرنے کے بعد انجمن احمدیہ بمبئی کے مکان پر تشریف لائے۔ اور نماز مغرب و عشا جمع کر کے پڑہائی۔ نماز کے بعد بمبئی کے ایک دو سیٹھ جو ملاقات کے لئے آئے۔ ان کے ساتھ مسئلہ نبوت پر رات کے ½ ۹ بجے تک گفتگو فرماتے رہے۔ اسکے بعد کہانا کہایا اور قریبا ½ ۱۲ بجے تک باوجود دو تین دن کی سفر کی کوفت کے تحریر مین مشغول رہے صبح چار بجے تمام احباب اٹہہ بیٹہے اور سامان وغیرہ درست کرنا اور اسپیشن وغیرہ لگانا شروع کر دین۔ کیونکہ جہاز نے جس کا نام ایس۔ ایس۔ افریقہ تہا اسی روز صبح نو بجے چلنا تہا۔ نماز صبح سے فارغ ہوتے ہی سامان موٹر لاری پر لادا گیا اور حضور کے ہمراہی موٹرون پر اور دکٹوریا گاڑیون پر سوار ہو کر وکٹوریہ ڈاک جہان پر سے کہ جہاز کو چلنا تہا روانہ ہونے شروع ہوگئے۔ اسوقت مالابار کی جماعت نے حضور کا ایک فوٹو علیحدہ اپنے ساتھہ انجمن احمدیہ کے مکان کے سامنے کہنچوایا۔ اسکے بعد حضور بہی موٹر پر سوار ہو کر وکٹوریہ ڈاک پر پہنچ گئے۔ جہاز کے چلنے مین ابہی کچہہ دیر تہی حضور جہاز کے نیچے خدام کے مجمع مین کہڑے رہے۔ اسی اثنا مین علم سامان جہاز کے اوپر چڑہا دیا گیا۔ حضور نے ایک طویل دعا کے بعد سب کے ساتھہ مصافحہ کیا احباب نے پہر پہولون کے ہار پہنائے چونکہ جہاز کی روانگی کا وقت قریب تہا اسلئے حضور نے سیڑہی پر چڑہنا شروع کیا اسوقت کا نظارہ ایسا تہا۔ کہ قلم اس کے بیان سے قاصر ہے۔ حضور سیڑہی پر سے آہستہ آہستہ چڑہتے جاتے تہے اور تمام خدام کے ساتھہ جو سیڑہی کے نیچے کہڑے تہے دوبارہ مصافحہ کرتے جاتے تہے سب کے دل اسوقت نہایت بیچین تھے اور اکثر حصہ اپنے پیارے آقا کے کچہہ عرصہ جدا ہونے پر غم کے آنسو بہا رہا تہا۔ حضور کی آنکھین بہی جوش محبت اور اپنے غلامون کی جدائی کے خیال سے پرنم تہین۔ جب تمام لوگ مصافحہ کر چکے۔ تو حضور تختہ جہاز پر جا کہڑے ہوگئے۔ نیچے تمام فدائیان حضور کے چہرے کی طرف ٹکٹکی لگائے کہڑے تھے۔ اور اکثر رو رہے تہے کہ اتنے مین جہاز کا پہلا بگل ہوا۔ حضور جوش محبت مین پہر دوبارہ سیڑہیون پر بڑی تیزی سے تشریف لائے۔ اور لوگون نے پہر حضور سے مصافحہ شروع کر دیا۔ جب تمام لوگ پہر مصافحہ سے فارغ ہوگئے۔ تو حضور نے تختۂ جہاز پر کہڑے ہو کر دوبارہ دعا کے لئے ہاتہہ اٹہائے۔ اسوقت بہت لوگون کی جوش رقت سے چیخین نکل گئین۔ اس پر درد نظارہ کو بہت سے انگریز اور ایڈیان دیگر مسافر اور ملازمین جہاز بڑی حیرت کے ساتھہ دیکھ رہے تہے اسی دوران مین جہاز کے افسر نے اپنے ایک چہوٹے سے کیمرے کے ذریعہ حضور کا فوٹو لیا۔ اب جہاز کے ایک ملازم نے چاروں طرف پھر کر جہاز کے اوپر گھنٹہ بجایا اور دوسرا بگل ہوا۔ سیڑہی اتار لی گئی۔ لنگر اٹہائے گئے۔ اور جدائی کی گہڑیان حسرت زدہ آنکھون کے سامنے پھرنے لگین آخری بگل ہوا اور جہاز نے نہایت سست رفتار کے ساتھہ خرامان خرامان چلنا شروع کیا اسوقت حضور تختہ جہاز پر کہڑے اپنے خدام کی طرف دیکھتے اور دعا کرتے رہے آہستہ آہستہ جب وہ حصہ جہان پر حضور کہڑے تھے ہم سے اوجہل ہونا شروع ہوگیا تو حضور نہایت تیزی اور جوش محبت کے ساتھہ جو ایک مادر مہربان اور مشفق والد کو اپنے عزیز بچون کی جدائی پر ہوتا ہے جہاز کے اس حصہ کی طرف آگئے جو خدام کے نزدیک تہا آہستہ آہستہ یہ حصہ بہی دور ہونیلگا۔ تو حضور نہایت سرعت کے ساتھہ اس حصہ کی طرف بڑہے جو پہلے حصہ کی نسبت کچہہ کم فاصلہ پر تہا۔ غرض کے حضور نے جہاز کے کونون پر کئی چکر لگائے اور اتنی دیر تک کہڑے ہی نظر آتے رہے۔ جبتک کہ جہاز تیز ہو کر اتنی دور نہ نکل گیا۔ کہ حضور کا جسم مبارک ہم سب کی نظرون سے اوجہل ہوگیا۔ اسوقت کے پر درد نظارہ اور حضور کا بار بار دوڑ کر اپنے خادمونکی زیادہ نزدیک ہو کر دیکھنے کی خواہش سے پتہ لگتا تہا کہ ایک روحانی باپ کو اپنے مریدون کے ساتھہ کسقدر محبت ہوتی ہے۔ اور وہ کسقدر الفت و پیار اپنے دل مین رکہتا ہے کہ جسکے مقابلہ مین جسمانی والدین کی محبت بالکل ہیچ اور ادنی ہے جہاز کے روانہ ہونیکے بعد تمام احباب نہایت افسردگی کی حالت مین اپنے پیارے آقا کی سلامتی کے لئے دعائین مانگتے ہوئے واپس لوٹے اور باقی تمام دن بیچینی اور اوداسی مین کاٹا۔ خاکسار۔ نثار احمد عفی اللہ عنہ (از بمبئی)

گائے اور خنزیر

ہندو جرائد نے شور مچا رکہا ہے۔ کہ دہلی مین گائے کا جلوس نکالا گیا۔ حالانکہ یہ ایسا سیاہ جہوٹ ہے۔ جسمین بیاض صدق کا ذرہ بہی نشان نہین پہر ہمعصر ملاپ مسلمان لیڈرون اور اخبارون پر یہ الزام لگاتا ہے۔ کہ وہ گائے کا جلوس نکالنے والون کی حمایت کرتے ہین۔ لکہتا ہے۔

"اس حمایت سے وہ ہندوؤن کو بہی یہ سبق سکہانا چاہتے ہین کہ وہ بہی مسلمانون کے قدم بقدم چلین اور وہ بہی سؤر کا جلوس نکالکر گوشت کہایا کریں" ان عقلمندون سے کوئی پوچہے کہ خنزیر اور گائے کا تقابل کیسا خنزیر مسلمانون کے نزدیک ایک نجس اور ناپاک اور گندی چیز ہے جسکا نام ہی اسکے خبث اور پلیدی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ خنزیر خنز اور ارے مرکب ہے۔ اسیطرح اسکا دوسرا نام سؤر بہی سؤ اور ارے مرکب ہے۔ ان دونون کے معنے ہین "مین اسکو مبرا کہتا ہون" تیسرا نام اسکا بدبہی ہے اسکے معنے بہی برا ہین۔ مگر گائے کو تو ہندو ایک مقدس اور قابل پرستش جانور خیال کرتے ہین اور اسکو "ماتا" کے لفظ سے یاد کیا کرتے ہین۔ یہانتک کہ ویدون نے بہی اسی لاثانی ہستی قرار دیا ہے۔ مگر قران مجید نے صرف خدا تعالیٰ کی ہستی کو ایک لاثانی ہستی مانا ہے اور گائے کے متعلق فرمایا ہے "ان اللہ یامرکم ان تذبحوا بقرۃ" کہ وہ ایک چہری کی مار ہے۔ اگر ہندو صاحبان خاص کر ایڈیٹران جرائد جو اس امر کی لوگون کو ترغیب و تحریص دے رہے ہین اسپر عمل پیرا ہون اور خنزیر کو ذبح کر کے صفایا شروع کر دین۔ تو مسلمان ہرگز برا نہین مانینگے بلکہ خوش ہونگے۔ کہ خس کم جہان پاک۔ ایسی نجس اور پلید شئے سے زمین صاف ہوئی مگر ایسا کرنے سے مندرجہ ذیل امور ضرور لازم آئین گے

اول۔ مسلمانون پر جو جیو ہتیا کا الزام لگایا جاتا ہے درست نہین ہے کیونکہ مقابلہ مین ہندو بہی ایسا کرنے کو تیار ہین

دوم۔ معلوم ہوگا کہ ویدون مین جانورون کے ذبح کرنیکا ضرور جواز پایا جاتا ہے یہ علیحدہ بات ہے کہ گائے کی بجائے خنزیر کے ذبح کرنیکا حکم ہو **سوم**۔ اگر جواز نہین پایا جاتا۔ تو پہر ویدون کے خلاف فعل کرنیکا الزام عائد ہوگا

چہارم۔ خنزیر کے گوشت کے متعلق ڈاکٹری تحقیقات یہ ہے اسکا گوشت حیا کی قوت کو کم کرتا ہے اور بیحیائی کی قوت کو بڑہاتا ہے۔ اگر خوف ہے تو یہی کہ خنزیر کہانے سے ہندوؤن مین بیحیائی کی قوت بڑہ جاویگی۔ خصوصاً آریہ سماج تو آگے ہی زبان درازی اور فحاشی مین بدنام ہے اور مقدس لوگ انکی قوم مین کہ نہین بڑی شناخت ہے پہر نہ معلوم کیا طوفان برپا کر دیگی۔ مگر اسکے ساتھہ ہی یہ بات بہی ہے کہ اسکے گوشت کہانے سے انسان شجاع نہین بن سکتا بلکہ متہور ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ایسے جانورون کا شکار کرنا جنمین تہور پایا جاتا ہے آسان ہوتا ہے۔

پنجم۔ نیز اگر مہاشہ صاحبان سؤر کا جلوس نکالکر ذبح کرینگے تو مسئلہ تناسخ بادا گون کی رو سے یہ ماننا پڑیگا کہ پہلے جنم مین مہاشہ صاحبان بہی صفائی کا قدرتی انسپکٹر رہ چکے ہین۔ اور ان کا بہی اسیطرح جلوس نکالا گیا جسکا وہ اب بدلے رہے ہین۔

ششم۔ طبی اور ڈاکٹری تحقیقات سے ثابت ہے۔ کہ غذا دن کا جسم اور روح پر اثر پڑتا ہے۔ اور انسان جو غذا کہاتا ہے۔ وہ خون بنکر انسانی جسم کا ایک حصہ بنتی ہے۔ پس اگر مہاشہ صاحبان خنزیر کہانا شروع کر دینگے۔ تو لازمی طور پر خنزیر کا گوشت خون بنکر ان کے اجسام کا جزو بنیگا۔ اور اسکے گوشت کے بوجہ نجس اور ناپاک ہونیکے انکی روح پر اچہا اثر نہین پڑیگا بلکہ ناشائستہ افعال کے صدور کا موجب ہوگا۔ ممکن ہے کہ اسے برے اعمال کے نتیجہ مین اگلے جنم مین انہین صفائی کا قدرتی انسپکٹر ہی بنایا جائے

سفر یورپ کی تقریب پر الحکم کا رعایتی اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وہ نوازی نے خاکسار ایڈیٹر الحکم کو بھی اپنے سفر یورپ مین ہمرکاب رہنے کی عزت عطا فرمائی ہے اور وہ اس سفر مین سلسلہ کے خادم قدیم اور مسیوری کی حیثیت سے جا رہا ہے اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے کہ وہ ان توقعات کو پورا کر سکے جو اس کے محسن آقا اور رفقائے کار نے مقرر کئے ہین میری غیر حاضری مین۔ **الحکم** اور **قادیانی** کی کیا انتظام ہوگا اسکے متعلق مین انشاء اللہ العزیز روانگی سے پہلے اعلان کرونگا اور اپنی اور جماعت کے فرائض متعلقہ الحکم پر توجہ دلاؤنگا اور الحکم قوم کی ہے اور مین اسے قوم ہی کے سپرد کر کے اس سفر پر جا رہا ہون اسکی حفاظت اور استحکام اب قوم کا کام ہوگا اس تقریب کی خوشی مین مین نے پسند کیا ہے کہ کارخانہ الحکم کی موجودہ کتب رعایتی قیمت پر فروخت کر دیجائین جو احباب اس تحریک مین حصہ لین گے وہ یہی نہین کہ نہایت مفید اور ضروری قریباً مفت حاصل کر لین گے بلکہ وہ اس اپنے **خادم قدیم** کارخانہ کو ایڈیٹر الحکم کی غیر حاضری مین مدد دینے والے ہونگے کارخانہ الحکم کی جملہ کتب سوائے سیرت مسیح موعود اور حیات النبی کے عام رعایتی قیمت پر دیجائینگی۔

(۱) ان کتابون مین **قرآن مجید** کے ترجمے اور تفسیری پارون کے نوٹ کے دس پارے بھی ہین جن کی مجموعی قیمت دس روپیہ ہے مگر رعایتی قیمت صرف چار روپیہ علاوہ محصول ڈاک کے (پارہ ۲۴ لغایت ۳۰ و ۱ لغایت ۱۷)

مرآۃ الجہاد۔ جس مین مسئلہ جہاد کی حقیقت و اعتراضات کے تفصیلی جوابات ہین اصلی قیمت عہ رعایتی قیمت (۱۲)

مکتوبات احمدیہ:۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے مکتوبات اصل قیمت فی حصہ ۸ رعایتی قیمت . . . . (۱۴)

خطبات کریمیہ:۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کے خطبات اصل قیمت فی جلد ۴ رعایتی قیمت . . . . (۲)

مالابار مین احمدیت کی تاریخ حضرت خلیفۃ المسیح کی سپندیدہ

مجاہد مصری کی تصنیف اس کتاب کی آمد مجاہد مصری کے لئے مخصوص ہے اور مجاہد مصری نے ہی اسے چھپوایا تھا پس اس کتاب کی خریداری سے مصری مسین کی تائید کا ثواب بھی ہوگا اس کتاب مین کوئی رعایت نہین قیمت (۱ر)

برہان الحق! عیسائی مذہب کی تردید مین نہایت زبردست رسالہ جو حضرت مسیح موعود کے عہد سعادت مین ایک نومسلم گرایجویٹ نے لکھا قیمت اصلی ۳ رعایتی قیمت . . . . (۱ر)

ادعیۃ القرآن:۔ قرآن مجید کی دعائین اور انکا ترجمہ قاضی اکمل صاحب کا کیا ہوا قیمت رعایتی . . . . (۱ر)

چار روپیہ مین حکیم حاذق

آئین کدہر مین آج قدردان کمال کے
کاغذ پہ رکھدیا ہے کلیجہ نکال کے

مجربات نورانی یعنی طب لسانی ۔ بزبان اردو جو کمال محنت اور جستجو کر کے برسون کی عرقریزی کے بعد حکما سلف کی پرانی بیاضون کے نسخون کی چھان بین کر کے آنکھون کا تیل نکالکر تالیف کیگئی ہے جسمین انسان کی جسم کے تمام امراض ظنی اور یرانی الجھی ہوئی داخلی اور خارجی تمام بیماریون کا سر سے پاؤن تک نہایت طبیہ اور مجرب العجرب ۱۸۵۰ نسخہ جات درج کئے گئے ہین۔ گویا علم حکمت بحر لسانی کو ایک کوزہ مین بند کر دیا گیا ہے۔ تجربات کیا ہے گویا یونانی طب کا سرمایہ حیات اور متاع زندگی ملا جاتی ہے اگر آپ اور اپنے خویش و اقارب کی زندگی بخیر و عافیت گذارنا چاہتے ہین تو آج ہی مجلد مجربات نورانی طلا خطہ فرمائیے جو قیمت بیوقت آپ کو واپس دیدیگی۔ اور اسکے بیان کردہ قوانین پر عمل کرنے سے انسان ہمیشہ تندرست و توانا رہ سکتے ہین اور ہر ایک شخص اس سے مستفید ہو سکتا ہے خصوصاً اہل حکومت کے لئے رہبر کامل۔ کتاب ہذا ۴۸۰ صفحہ تقطیع ۲۲ × ۱۸ کاغذ عمدہ چھپائی دیدہ زیب قیمت فی جلد للعہ ۴ جلد

ملنے کا پتہ حکیم نور محمد کشمیری بازار لاہور

اطلاع

خریداران الحکم کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ جن کے ذمہ بقایا ۱۹۱۴ء کا ہے انکے نام وی پی کئے گئے ہین مہربانی کر کے اب وہ کوئی عذر پیش نہ کرین۔ سال بجائے پیشگی قیمت کے اب ۱/۲ سال سے اوپر ہو گیا ہے اور انہون نے قیمت ابھی تک ۱۹۱۴ء کی نہین بھیجی۔ اور جن سرپرستون کے نام پیشگی قیمت کاوی پی گئی ہے۔ وہ بھی خیال فرماوین۔ کہ اب تو دفتر والون کا حق۔ پھر ایسی صورت کہ سوا بھی جبکہ ایڈیٹر الحکم دینی خدمت کے واسطے حضرت صاحبکے ساتھ سفر پر ہین۔ ایسی صورت مین آپ ہماری ہر طرح مدد فرما کر حوصلہ افزائی فرمائینگے اگر حساب کی غلطی ہو تو لکھ دی جائے مین کہ کہ دفتر سے پتہ منگائین۔ اگر وہان سے تسلی بخش جواب نہ ملے تو پھر وہ سارے اس پتہ پر خط و کتابت کر کے دریافت فرمالین۔ میرا پتہ یہ ہے۔ معرفت ڈاکٹر محبوب عالم صاحب احمدی ایس۔ اے۔ ایس جے پور ریاست شیخ محمد ابراہیم علی احمدی

والسلام طالب دعا۔ شیخ محمد ابراہیم علی سابق منیجر الحکم جے پور

هو الشافی

مشکلین آسان ہونین دکھ درد سب جاتے رہین

۱۔ معجون شاہی یا اکسیر حرمان ۔ خوشخبری ہو کہ ہماری محنت دس سال کی کامل محنت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمین معجون شاہی جیسی اکسیر اعظم جو خالص بڑی بوٹیون سے اور قیمتی اجزاء مرکب سے عطا فرمائی جو کہ حرمان اور حواب مین ۱۰ ارادہ منی کے خارج کرنے اور ان سے پیدا شدہ جملہ کمزوریون کے ازالہ کرنے مین فی الواقعہ ایک اکسیر ہے اور لطف یہ کہ باوجود مسک ہونے کے مقوی باہ بھی ہے یکمین کی بادشاہون اور غلط کارون کے جسم بجائے کی اصلاح کرنے مین اسکو ایک خاص خصوصیت ہے قیمت فی بوتل

۲۔ روغن اکسیر اعصاب ۔ بعض حالتون مین اس معجون کے ہمراہ ہمارا تیار کردہ روغن اکسیر بھی ملا کر پڑتا ہے جو کہ بدن خود ہمارا ایک قسم کی مستی ضعف و اعصابی تناسل کی کمزوری کے ازالہ کرنے مین بھی کام دیتا ہے فی شیشی روغن اکسیر اعصاب

۳۔ کشتہ طلا ۔ جسکو ہم نے نہایت محنت و احتیاط سے تیار کیا ہے جو اسمین یاقوت اور کشتہ طلا مین کشتہ طلا شامل کرتے ہے اسکی قوت طاقت مین اور بھی چار چاند لگ گئے ہین۔ مسکے ذہ مایان کمزوری کو چراغ دکھاتا ہے۔ صرف طب کی مستند کتاب محیط اعظم سے فقط اقتباس برائے ملاحظہ ناظرین درج کئے جاتے ہین جو کہ یہ ہے سونا دل و دماغ کو تقویت دینے والا۔ فہم و فکر کو تیز کرنے والا معدہ اور جگر و تلی کے ضعف کو دور کرنے والا اور امراض وادی خفقان غم حزن جنون اور صرع کو نفع دینے والا ضعف باہ ضعف گردہ کو رفع کرنے والا قلب مین استقدر تفریح پیدا کرتا ہے کہ خواہ مخواہ ہنسنا دل چاہتا ہے۔ الغرض عجیب و غریب چیز ہے اس نادتحفہ سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے قیمت فی خوراک ۴ سینکڑہ خوراک عہ

۴۔ حب مقوی باہ ۔ یہ گولیان ہر ایک قسم کے ضعف اعصاب مین واقعی اپنے اندر سیحانی اثر رکھتی ہین ضعف باہ اور ضعف معدہ کے لئے اکسیر ہے۔ باقاعدہ مسلسلون کے بعد مایوس الاطلاح مریض نقوہ وغیرہ مرضون مین مبتلا رہی بفضل خدا صحت یاب ہو گئے ہین قیمت فی سینکڑہ عہ ایک روپیہ کی سولہ گولی

۵۔ اکسیر سوزاک ۔ سالہا سال کے تجربہ اور تلاش کے بعد یہ اکسیر سوزاک حاصل ہوئی ہے۔ جو کہ نئے اور پرانے سوزاک کو بفضل خدا دور کر دیتی ہے قیمت ایک ہفتہ . . . . عہ

۶۔ سرمہ مروارید ۔ یہ سرمہ بصارت کیلئے ایک اکسیر ثابت ہوا ہے جو انکی نقص بصارت کو دور کرتا ہے اور بڑھاپون کی نگاہ از سر نو بخشتا ہے پرانے لگرون کے لئے بھی نہایت مفید ہے فی قوہ

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ

حکیم صاحب نہایت پرانے مخلص احمدی ہین اور علم طب مین پرانا تجربہ رکھتے ہین حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ ہی انکی بعض دواؤن کو استعمال کروا کے تھے اخلاص و محبت سے تیار کیگئی اور یہ بیماروں کے لئے مفید ہوگی۔

میرزا محمود احمد

ملنے کا پتہ حکیم محمد الدین احمدی گوجرانوالہ